دنیا میں بھلائی کا سوال کرنے سے متعلق حدیث

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1802

تاریخ اجراء: 17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا یہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کسی شخص کو دنیا کی بھلائی کا سوال کرنے کی ترغیب دی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ایک مسلمان شخص کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے، اس سے ارشاد فرمایا کہ کیا اللہ پاک سے تو کوئی خاص دعا کیا کرتا تھا، تو اس نے عرض کی کہ میں اللہ پاک سے یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اے میرے خدا! تو جو سزا مجھے آخرت میں دینے والا ہے، وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اظہارِ تعجب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو نہ دنیا میں اس کی طاقت رکھتا ہے اور نہ آخرت میں، اللہ پاک سے یوں دعا کیوں نہیں کی کہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ یہ حدیث کئی کتبِ حدیث مثلاً: صحیح مسلم، مسند احمد، سننِ نسائی اور مشکوۃ المصابیح میں موجود ہے۔

مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ صحیح مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھل کنت تدعو اللہ بشيء أو تسألہ إیاہ؟ قال: نعم کنت أقول: اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِي بِہٖ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سبحان اللہ! لا تطیقہ و لا تستطیعہ أفلا قلت: اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قال فدعا اللہ لہ فشفاہ“ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی جو کمزور ہو کر چوزہ کی طرح ہو گیا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تو اللہ سے کسی چیز کی دعا کیا کرتا تھا یا کوئی سوال کرتا تھا؟، اس نے عرض

کی:ہاں میں یہ کہتا تھا کہ الٰہی! تو جو سزا مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس کی طاقت و قدرت نہیں رکھتا، تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ خدایا ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے، (راوی) فرماتے ہیں: اس نے اللہ سے یہی دعا مانگی، تو اللہ پاک نے اسے شفا عطا فرما دی۔(مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ 415-416، مطبوعہ: بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے الفاظ: ”الٰہی! تو جو سزا مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے“ کے تحت فرماتے ہیں: ”ان صحابی کی یہ عرض و معروض خوفِ آخرت اور خوفِ عذاب کی بنا پر ہے وہ سمجھے یہ تھے کہ گناہوں پر سزا ضرور ملتی ہے، اگر آخرت میں ملی تو سخت اور دیرپا ہوگی اور اگر دنیا میں ملی تو ہلکی اور عارضی ہوگی کہ موت ہر مصیبت کی انتہا ہے۔ ان کی نظر اللہ کی معافی کی طرف نہ گئی۔ معلوم ہوا کہ ہمیں تو رب تعالیٰ سے مانگنا بھی نہیں آتا جب تک کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نہ سکھائیں۔“

حدیث پاک کے الفاظ: ”تو اس کی طاقت و قدرت نہیں رکھتا“ کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی نہ تو تو دنیا کے عذاب کی طاقت رکھتا ہے اور نہ آخرت کے عذاب کی لہٰذا یہ کلمہ ممکن نہیں اگرچہ خطاب ان صاحب ہی سے ہے مگر روئے سخن سب کی طرف ہے یعنی ساری مخلوق اس کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتی وہ اپنا کرم ہی کرے۔“(مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ84، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم